السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے قریب قبر بنانا کیسا ہے؟ یا قبر کے نزدیک مسجد بنانا جائز کہ نہیں؟ ایسی مساجد میں نماز ہوجاتی ہے؟ جب کہ قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آج کل مسجد کے اندر ہی موجود ہے ارد گرد مسجد ہے۔ لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں (اگر یہ استثنائ ہے تو کس دلیل سے؟ (یہاں پر تین قبریں ہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مسجد کے نزدیک قبر بنانا یا قبر کے نزدیک مسجد تعمیر کرنا دونوں طرح ناجائز ہے۔ کیونکہ اسلام میں مسجد اور قبر کا اجتماع ممنوع ہے حدیث میں ہے:

(اجعلوا فی بیوتکم صلاتکم ولاتتخذوہا قبورا» (بخاری و مسلم»

(یعنی ''گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبریں مت بناؤ!'' (صحيح البخاري باب کراہیۃ الصلاۃ فی المقابر (٤٣٢) صحیح مسلم کتاب الصلاۃ المسافرین باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ...(١٨٢٤

:اور دوسری روایت میں ہے

(الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام» (رواہ البزار وغیرہ»

یعنی ''قبرستان اور حمام کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے۔'' (صححہ الحاکم والذہبی وابن حبان وابن خذیمہ والالبانی وارشاد الحق الاثري صحیح ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب فی المواضع التی لا تجوز فیہا الصلاۃ (٤٩٢٩ احمد (٣/٨٣.٩٣)'' (الترمذي (٣١٧) مسند السراج بتحقیق الاثري (501.502) الحاکم (١/٢٥١) الارواء (٢٨٧) (١/320

اول ازکر روایت سے اکثر اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ قبرستان محل نماز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ہذا پر ((کراہیۃ الصلاۃ فی المقابر)) کا ترجمہ کیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نے قبرستان میں یا کسی قبر کی جانب رخ کرکے نماز پڑھی وہ اس کا اعادہ کرے اور جہاں تک مسجد نبوی کا تعلق ہے سو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کی فضیلت خصوصی حیثیت سے ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے میری اس مسجد میں نماز کا ثواب دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار نماز سے زیادہ ہے ماسوائے مسجد الحرام کے کہ وہ اس سے افضل ہے۔ (صحيح البخاري کتاب وباب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ وللمدینہ (١١٩-) صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الصلاۃ لمسجد مکۃ والمدینہ (٣٣٧٤

اور دوسری روایت میں ہے کہ میرے بیت یعنی حجرہ اور منبر کے درمیان کا قطعہ جنت کے باغات سے ہے۔ (صحيح البخاري کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینہ باب فضل ما بین القبر والمنبر (١١٩٥.١١٩٦) صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل ما بین قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنبرہ (٣٣٦٨) لہذا اگر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کی کراہت کا فتویٰ دیا جائے۔ تو اس کی حیثیت دوسری مساجد کے برابر ہوجائے گی۔ اور ان فضائل کی نفی لازم آئے گی۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی معروف کتاب: ''الجواب الباھر''

ھذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص197

محدث فتویٰ